ان الدین عند اللہ الاسلام

بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے

سیکھیں

ابن رفیق

ناشر
ابن رفیق
(0322-80 61 562)

مکتبہ اہلسنۃ والجماعۃ لاہور
Designed by
transmediapk@gmail.com

ملنے کے پتے

منے میاں یوں تو ماشاء اللہ جوان ہو چکے تھے لیکن ان کی لاکھ کوشش کے باوجود ان کا نام منا ہی چل رہا تھا۔اس کو اللہ تعالیٰ نے تحقیقی ذہن عطا کیا ہوا تھا وہ ہر چیز کو سمجھ کر کرنے کی کوشش کرتا اور اگر سمجھ نہ آتی پوچھ پوچھ کر سمجھنے کی کوشش کرتا کہ یہ کیا ہے وہ کیا ہے یہ ہم کیوں کرتے ہیں وہ ہم کیوں کرتے ہیں۔ایک بات پر وہ بہت حیران رہتا کہ جب بھی وہ دنیا کے علوم کے متعلق سوالات کرتا تو گھر والے اور اساتذہ اس کی حوصلہ افزائی فرماتے کہ بیٹا جتنا پوچھو گے اتنا ہی زیادہ علم حاصل کر سکو گے۔لیکن جب وہ دین کے امور کے بارے میں کوئی سند طلب کرتا تو اس کو جھڑک دیا جاتا کہ چپ کر کے وہی کرو جو تمہارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں۔وہ سن کر چپ کر جاتا لیکن اس کی چھٹی حس اسے بتاتی کہ نہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے جو مجھے چھوٹا کہ کر چپ کروا دیا جاتا ہے۔ایک مرتبہ قضائے الٰہی سے منے کے دادا جان فوت ہو گئے۔جنازہ کے بعد اگلے دن رسم قل کا اہتمام کیا گیا۔ پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا ان کے پانچ بیٹے تھے لڑنا جھگڑنا شروع ہو گئے کہ تم نے پیسے کم دیے ہیں میں نے زیادہ دیے ہیں ایک کہنے لگا کہ چونکہ میں نے سنبھالا تھا لہذا میں نے اسی لیے کم دیے ہیں غرض یہ کہ سب لڑنا شروع ہو گئے۔خیر جب رسم قل کے پیسوں کا معاملہ تھوڑا سا حل ہو گیا تو پھر دوسری بحث شروع ہو گئی کہ چالیسواں کب کیا جائے ۔

منا بھائی بھی وہاں موجود تھے یہ سب کچھ بڑے غور سے سن رہے تھے اور دیکھ رہے تھے کہ کس قسم کی بحث جاری ہے کہ چالیسواں کب کرنا ہے،کیا کیا پکانا ہے اور کس کس کو بلانا ہے۔ایک بیٹے نے کہا کہ سات دن بعد کر لیں،اتوار اچھا رہے گا اور یہ یہ چیز پکا لیں۔یہ مجھے پسند ہے مجھے چھٹی

بھی ہے۔ دوسرا کہنے لگا کہ کیا آپ کو نہیں پتہ کہ ہمارے بڑے تو گورداسپور کے علاقہ سے ہجرت کر کے آئے ہیں اور ضلع گورداسپور کے لوگ تو اتنے دن کے بعد چہلم کرتے ہیں، تیسرا بیٹا بولا کہ نہ نہ نہ ایسا نہ کرنا مجھے چھٹی نہیں ملنی آپ لوگ 21 دن بعد کرلو، ویسے بھی میرے سسرال والے انڈیا کے فلاں علاقے کے ہیں وہ تو 21 دن بعد کرتے ہیں۔ چوتھا بولا بھئی چالیسویں کا مطلب ہے چالیس دن بعد، تو یہ تو چالیس دن بعد ہی ہوگا۔ ورنہ میں تو آنے سے رہا۔ اور اس میں یہ یہ پکائیں گے تو ٹھیک ورنہ میری طرف سے پیشگی معذرت ہی سمجھیں۔

منا یہ سن کر پریشان ہو رہا تھا کہ یا اللہ ماجرا کیا ہے دین کی تو ہر ایک چیز تو اللہ تعالی نے متعین کی ہوئی ہے۔ نماز، روزہ عید، حج وغیرہ کے اوقات متعین ہیں۔ اور ان کے ادا کرنے کے طریقے تک بتائے ہوئے ہیں اور یہاں پر علاقہ وائز معاملات چل رہے ہیں کہ ہم ہندوستان کے فلاں علاقہ سے آئے ہیں تو فلاں دن کریں گے ہم فلاں علاقہ والے ہیں ہم تو اس دن کریں گے، ہمارے ہاں تو یہ رسم ہے، ہمارے ہاں تو یہ رواج ہے۔ یہاں تو ہر بھائی اپنی اپنی سُنا رہا ہے اور بیٹھا بیٹھا اپنا اپنا دین پیش کر رہا ہے اس سے رہا نہ گیا اور اس کے ذہین اور تحقیقی دماغ نے ان سب کو سمجھانے کی ایک انوکھی ترکیب نکالی۔

جب سب لوگ چہلم کی تاریخ پر بحث کر رہے تھے تو اسی دوران رسم قل کے لیے مولانا صاحب بھی تشریف لے آئے۔ اب ان کے سامنے سب بول رہے تھے لیکن مولانا صاحب خاموش تھے۔ جب لڑائی جھگڑا زیادہ بڑھ گیا تو منے نے سوچا اب موقع اچھا ہے اب میں بولتا ہوں اس نے کہا کہ میں آپ کا مسئلہ حل کر دیتا ہوں اور ایک ایسی تاریخ بتا دیتا ہوں کہ آپ سب راضی ہو جاؤ گے

تو سب حیران اور خاموش ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہاں ہاں بتاؤ جلدی بتاؤ ہم نے ابھی رسم قل کے لیے قرآن خوانی بھی کروانی ہے لہذا یہ معاملہ پہلے ہی حل ہو جائے تو اچھا ہے۔ اب منے نے کہا کہ سب خاموش ہو کر میری بات سنیں۔

اور پھر منا بھائی بولنا شروع ہو گئے کہ چونکہ ہم یہ ثواب کے لیے کر رہے ہیں تو میرے خیال میں آپ اس دن ہی چہلم کریں جس دن حدیث شریف میں اس کا ذکر آیا ہے۔ منے کی یہ بات سن کر سب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا کہ ہیں چہلم کا ذکر حدیث شریف میں موجود ہے۔ مولانا صاحب بھی اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

جب لوگوں نے پوچھا کہ اس کا ذکر کدھر ہے تو اس نے مولانا صاحب کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ آپ کو بتائیں گے کہ چہلم کا ذکر کہاں ہے؟ اور اس کے احکامات کیا ہیں؟ یہ کس دن کرنا چاہیے اور کیا کیا پکانا چاہیے؟ یہ سنتے ہی مولانا صاحب تھوڑے پریشان ہو گئے اور فوراً بولے بیٹے میں نے تو حدیث کی کسی کتاب میں کہیں اس کا ذکر کہیں نہیں پڑھا۔ منا بولا نہیں نہیں آپ بھول رہے ہیں آپ ماشاءاللہ عالم دین ہیں میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس کا ذکر کہاں ہے؟

انہوں نے کہا اچھا بتاؤ! تو منا بولا کہ میرا حافظہ ذرا کمزور ہے، مجھے حدیث کی کتاب اور باب کا نام تو یاد نہیں، لیکن اتنا یاد ہے کہ غالباً رسم قل سے اگلا باب ہے اب یہ آپ ہی بتائیں کہ حدیث نمبر کون سی ہے۔

مولانا صاحب پھر سوچ میں پڑ گئے اور کہنے لگے بیٹے تمہیں غلطی لگی ہے حدیث میں رسم قُل کا

کوئی باب نہیں ہے۔ بلکہ باب تو دور کی بات ہے کسی باب کے اندر کوئی ایسی حدیث بھی نہیں ہے۔

منا دوبارہ بولا جی، کیا فرمایا آپ نے، رسم قل کا حدیث شریف میں کوئی ذکر نہیں میں نے تو غالباً پڑھا تھا کہ قل شریف میں اتنے کھانے رکھتے ہیں، پانی کا ایک گلاس بھی ضرور رکھتے ہیں اور رسم قل کرواتے ضرور ہیں، چاہے کسی سے ادھار لے کر ہی کروائیں۔ اور مولانا صاحب کو سات دن روٹی بھی دیتے ہیں اور کپڑے بھی۔ کیونکہ حدیث شریف میں یہ لکھا ہے کہ اگر مولانا صاحب کو جمعرات کی روٹی نہ دی جائے تو مردہ بھوکا رہ جاتا ہے اور اگر مولانا صاحب کو کپڑے نہ دیے جائیں تو مردہ ننگا رہ جاتا ہے۔

مولانا صاحب: بیٹے یہ سب چیزیں حدیث میں موجود نہیں ہیں۔

کیوں نہیں ہیں اور ہاں اس میں درود تاج، درود ہزاری وغیرہ بھی لازماً پڑھتے ہیں، اور ان کا بہت درجہ ہے۔

کیا کہا! منے تو کیا کہہ رہا ہے کہ درود تاج درود ہزاری! بیٹے یہ سب چیزیں تو بعد کی ہیں تو پاگل ہوگیا ہے کیا۔

اچھا میں بھول گیا پھر غالباً یہ اس باب میں ہوگا جس میں سات دن کے ختم، ششماہی ختم اور سالانہ برسی کے بارے میں تفصیل موجود ہے کہ جب کوئی فوت ہوجائے تو سال بعد اس کا ختم دلانا کس قدر اجر وثواب کا باعث ہے اور جو نہیں دلاتا وہ کتنا خسارے میں رہتا ہے، اور صحابہ کرامؓ کی مثالیں بھی موجود ہیں کہ کون کون سے صحابہ کرامؓ اپنے بڑوں کی برسیاں بڑے اہتمام کے ساتھ منایا

کرتے تھے۔ اس میں بڑی تعداد میں لوگوں کو بلایا کرتے تھے اور بہت بڑی بڑی دعوتوں کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

منے بیٹے! قرآن وحدیث میں برسی وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کہ کون سے صحابیؓ نے کبھی کسی کی برسی منائی ہو۔ یا آپؐ نے کسی کو کبھی اپنے بڑوں کی برسی منانے کا حکم دیا ہو۔

اچھا پھر شاید وہ اس باب میں ہے کہ جس میں قبر پر اذان دینے کے احکامات اور فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ جنازہ کے فوراً بعد دفنانے سے پہلے دعا کس کس صحابی سے مروی ہے، میت کو کندھا دیتے وقت اونچی آواز میں کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت کا بیان ہے اور مردہ کو دفنانے کے بعد قبرستان سے چالیس قدموں کے فاصلے پر جو دعا کی جاتی ہے اس کی فضیلت اور حکم درج ہے اور یہ بھی درج ہے کہ کون کون سے صحابہ کرام اس پر عمل کرتے رہے۔

منے! قبر پر اذان تو چند سال ہوئے شروع ہوئی ہے۔ اور نماز جنازہ کے فوراً بعد دفنانے سے پہلے والی دعا بھی کسی حدیث میں نہیں ہے اور چالیس قدموں پر ہونے والی دعا بھی کسی صحابی سے منقول نہیں ہے۔ رہی بات جنازے کے ساتھ اونچی آواز میں کلمہ شہادت پڑھنے کی تو حدیث شریف میں تو جنازے کے ساتھ بالکل خاموشی کے ساتھ چلنے کا حکم آیا ہے۔ اس کا بھی کسی حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اچھا تو پھر لازمی طور پر یہ اس باب میں ہوگی جہاں پر اس درود کی فضیلت کا ذکر ہے جو اذان

سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اذان سے پہلے اگر درود نہ پڑھا جائے تو اذان ہی مکمل نہیں ہوتی۔لیکن ایک چیز بڑی وضاحت کے ساتھ بیان ہے کہ اگر بجلی بند ہو تو اذان درود کے بغیر بھی مکمل ہوجاتی ہے۔

اوہ منے تجھے کس نے کہہ دیا ہے کہ اذان سے پہلے والے پڑھے جانے والے درود کا تعلق حدیث سے ہے۔

منا پھر گویا ہوا پھر شاید وہ میں نے اس باب کے بعد پڑھا تھا جس میں نماز کی مروجہ نیت کے بارے میں لکھا ہے کہ چار رکعت نماز فرض پیچھے اس امام کے،منہ طرف قبلہ شریف، دائیں طرف امام دین اور بائیں طرف سراج دین ، اندر کھجور والی مسجد کے،محلہ پرانا شہر وغیرہ کے الفاظ کہنے کی فضیلت درج ہے۔

مولانا صاحب بولے! بیٹے نیت میں اتنی تفصیل بولنے کی ضرورت نہیں ہے صرف چند الفاظ کہہ دینے کافی ہیں۔

منا فوراً بولا اچھا مولانا صاحب تو آپ مجھے بالکل وہی الفاظ تو بتا دیں جو حدیث میں مروی ہیں۔میں وہی کہہ لیا کروں گا۔

مولانا صاحب پریشان ہوکر آہستگی سے بولے، میں تمھیں کون سے الفاظ بتاؤں۔کیونکہ حدیث میں تو کوئی ایسی روایت ہے ہی نہیں جس سے ظاہر ہو کہ نیت اپنی زبان میں کرنی ہے۔ احادیث میں تو ساری نماز عربی زبان میں ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ باقی نماز تو عربی میں ہو اور نیت

اردو یا پنجابی میں ۔ یہ تو بعد میں ثواب کے لیے شامل کی گئی ہے۔

جی نہیں ! مولانا صاحب، مجھے غلطی نہیں لگی رسم قل کا ذکر پھر شاید اسی باب میں ہے۔جس میں گیارہویں شریف کے فضائل اور احکامات بڑی تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر گیارہویں نہ دلائی جائے تو بھینسیں مر جائیں گی ۔ اور اس دن دودھ بیچا نہیں جاتا چاہے پورے ملک کے بچے بھوکے پیاسے رہ جائیں ۔اور اگر اللہ کو ڈائرکٹ پکارنے سے مشکل نہ حل ہو رہی ہو تو وسیلہ کے لیے غوث پاک کو پکارا جائے کیونکہ ان کا نام لینے سے ڈوبتی ہوئی کشتی بھی کنارے لگ جاتی ہے۔اور اگر دوسری نمازوں سے کچھ خاص فائدہ حاصل نہ ہو رہا ہو تو بغداد شریف کی طرف منہ کر کے صلاۃ غوثیہ بھی پڑھ لینی چاہیے۔اس سے بھی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔

لوگ مولانا صاحب کے پیچھے پڑ گئے کہ بتائیں کون سے باب میں ہے۔مولانا صاحب نے کہا بیٹے تم بھول گئے ہو کسی اور کتاب میں ہو گا حدیث شریف میں گیارہویں کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ منا فورا بولا نہیں حضرت صاحب اگر یہ گیارہویں شریف والے باب میں نہیں ہے تو میں نے لازماً اُس باب میں پڑھا ہو گا جہاں کونڈوں کا ختم دلانے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے چھپ کر اندر بیٹھ کر کھانے کے بارے میں بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ محرم اور صفر کے مہینوں میں شادی بیاہ اور دیگر خوشیاں نہیں کرنی چاہییں ۔ اور کر لی جائیں تو یہ یہ نقصانات ہو جاتے ہیں۔

کیا کہا منے، مولانا صاحب بولے، ان باتوں کا کسی حدیث کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم نے کسی اور کتاب میں پڑھ لی ہوں گی۔

منا پھر بولا اچھا جی مجھے غلطی لگی ہوگی میں نے یقینا عرس والے باب میں اس کا کہیں تذکرہ پڑھا ہے۔

عرس والا باب؟ مولانا صاحب پھر پریشان ہو گئے

جی ہاں مولانا صاحب جس میں عرس شریف کے فضائل اور احکامات پر مفصل بحث ہے کہ عرس پر کیا کیا پکانا ہے، بزرگوں کے آگے، قوالی اور نذر و نیاز کا کیا طریقہ ہے، قبر پر مجاور بن کر بیٹھنے کا کتنا اجر اور ثواب ہے اور ان کی قبر کو اور ان کو سجدہ کتنے منٹ تک کرنا ہے اور کس وقت کرنا ہے۔ وجد میں جانے اور بے حال ہونے کا کتنا اجر ہے۔ اور صاحب قبر سے مدد مانگنے کی کتنی فضیلت ہے؟ اور اگر جنت حاصل کرنی ہو تو بہشتی دروازے کے آگے سے گزرنا ہے کہ پیچھے سے اور اس کا کتنا ثواب ہے؟ اور اگر گذرتے ہوئے پانچ دس ڈنڈے بھی کھانے پڑیں تو بڑا ثواب کا کام ہے۔

منے کیا کر رہے ہو ان سب چیزوں کا بھی کہیں کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو سختی سے غیر اللہ سے مانگنے سے روکا ہے اور اس کو شرک قرار دیا ہے۔ اور مشرک کی تو معافی نہیں ہے۔ باقی مجاور بننے کے بارے میں تو میں نے ایک حدیث مبارکہ پڑھی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص آگ کے انگارے پر بیٹھنے کو ترجیح دے دے بہ نسبت اس بات کے کہ اسے قبر پر مجاور بن کر بیٹھنا پڑے۔

رہی بات بہشتی دروازے کے آگے سے گزرنا چاہیے یا پیچھے سے تو میرا خیال ہے کہ آگے سے ہی گذرنا چاہیے۔

منا فوراً بولا لیکن جب میں گیا تو وہاں لکھا ہوا تھا کہ یہ دروازہ آپ کو جنت میں لے کر جائے گا۔لیکن اس کے اوپر ایک اور چھوٹا سا نوٹ بھی لکھا ہوا تھا کہ ''دروازہ زیر تعمیر ہے۔براہ کرم پیچھے سے تشریف لائیے۔''

اچھا پھر غالباً یہ شب برات والے باب میں ہوگا جس میں اس رات کو جاگنا اور ساری رات نوافل پڑھنا، دن کو اچھے اچھے کھانے پکانا اور پٹاخے چلانا وغیرہ بیان کیا گیا ہے۔

منے تمھیں کیا ہو گیا ہے میرے خیال میں تو کسی بھی صحیح حدیث میں شب برات کا ذکر ہی نہیں ہے۔جتنی حدیثیں بھی اس ضمن میں بیان کی جاتی ہیں وہ تو شب قدر کی فضیلت کے حوالے سے ہیں لیکن وہ شب برات کے حوالے سے بیان کر دی جاتی ہیں۔

کیا شب قدر والی حدیثیں شب برات کے لیے استعمال ہو رہی ہیں، لاحول ولاقوۃ

لیکن کیوں مولانا صاحب

اس لیے کہ شب برات کے حوالے سے کوئی صحیح حدیث ہے ہی نہیں۔

لیکن منے تم کہنا کیا چاہتے ہو، مجھے لگتا ہے تم گستاخ ہو گئے ہو؟

منا اکتا کر بولا تو پھر میں نے یقینا یہ اس باب میں پڑھا ہوگا جس میں شادیوں کا طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ لڑکے والوں کی کون کون سی خواہش پوری کرنے کا کتنا اجر ہے ہم نے مہندی کس طرح

نکالنی ہے ،مہندی والے دن کون سے سوٹ پہننے ہیں ، ماہ صفر اور محرم میں شادی نہیں کرنی ہے، مایوں بیٹھتے وقت کون سا سوٹ پہننا ہے۔لڑکی نے گھر سے جاتے وقت کتنے کلو چاولوں کو ٹھوکر مارنی ہے،اور تفصیلاً یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دیور کو گود میں بٹھانا ہے کہ جیٹھ کو اور اس کا کتنا درجہ ہے۔ بینڈ باجے کون سی کوالٹی کے لانے ہیں اور دلہن لانے کے لیے کتنے سوافراد کی فوج کی ضرورت ہوتی ہے مزید یہ کہ دودھ پلائی والی رسم کے کتنے فرائض اور کتنی سنتیں ہیں اور صحابہ اکرامؓ دودھ پلائی کی رسم کے موقع پر کتنے پیسے ادا کیا کرتے تھے ، گوڈا (گھٹنا) کیسے باندھا جاتا ہے۔ اور ہمیں نیوندرا (سلامی) کتنا دینا چاہیے اور اس کو لکھنے کا طریقہ کیا ہے۔دلہن کو گھر میں لانے سے پہلے کتنے کلو تیل دروازے پر گرانا افضل ہے۔اور اور اور۔۔

مولانا صاحب نے پھر ٹوکا کہ منے یہ چیزیں حدیث شریف میں کہیں نہیں آئیں تم نے کون سی حدیثیں پڑھ لی ہیں۔

منے نے کہا ،مولانا صاحب، میں گستاخی نہیں کر رہا۔ مجھے بھی یہ پتا ہے کہ یہ سب چیزیں اسلام میں نہیں ہیں اور قرآن وحدیث سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں۔تو پھر یہ ہم کیوں کر رہے ہیں۔

مولانا صاحب بولے صرف ثواب کی خاطر کر رہے ہیں۔اب دیکھو نا کہ ہم قرآن ہی پڑھتے ہیں کوئی غلط کام تو نہیں کرتے ،اب قرآن پڑھنے سے تو کوئی کھانا حرام نہیں ہو جاتا۔

منا بولا مولانا صاحب مجھے یہ بتائیں کہ کیا بکرا ذبح کرتے وقت تکبیر کی بجائے سورۃ یسین پڑھی جاسکتی ہے۔

مولانا صاحب بولے نہیں نہیں۔ اسی طرح تو قربانی یا ذبیح نہیں ہوگا بلکہ حرام ہوجائے گا۔

لیکن مولانا صاحب، حرام کیسے ہوجائے گا۔ کیا قران پڑھنے سے کوئی چیز حرام ہوجاتی ہے۔

اب مولانا صاحب تھوڑا پریشان ہوکر کہنے لگے کہ حدیث میں یہی مروی ہے کہ جب اللہ کے نبیؐ جب ذبح کرتے تو تکبیر ہی پڑھتے۔ لہذا تکبیر کے بغیر حرام ہوگا۔ چاہے آپ سورۃ یسین کی بجائے سارا قرآن پڑھ لیں۔

اچھا تو ذرا یہ بتائیے کہ اللہ کے پاک نبیؐ کھانا کھانے سے پہلے کیا پڑھتے تھے؟ منے نے پوچھا۔

مولانا صاحب فرمانے لگے کہ آپ سرکار تو صرف بسم اللہ ہی پڑھتے تھے۔

منا فوراً بولا کہ اب مجھے یہ بتائیں کہ قربانی یا ذبح کے وقت تکبیر کی جگہ سارا قران پڑھ دیں تو وہ حرام ہوجاتا ہے۔ لیکن کھانا کھاتے وقت سنت کے مطابق صرف بسم اللہ پڑھنے کی بجائے سارا قران بھی پڑھ لیا جائے تو وہ کیسے حلال ہوگیا؟

اب مولانا صاحب خاموش ہوگئے تو منے نے کہا کہ میں بھی جانتا ہوں کہ یہ ساری چیزیں احادیث میں نہیں ہیں۔ میں تو صرف آپ کی زبانی خود بھی یہ سننا چاہتا تھا اور سب کو سنانا بھی چاہتا تھا کہ آج جن چیزوں کو ہم نے اسلام سمجھ لیا ہے اور جن پر ثواب سمجھ کر عمل کررہے ہیں وہ تو آپ کے بقول بھی قرآن وحدیث سے بہت دور ہیں اور ان کا دین اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ہمیں تو میڈ ان مدینہ (Made in Madina) والا اور (Made in Makkah) والا دین چاہیے

تھا جبکہ ہم نے میڈ ان انڈیا(Made in India) والا دین اپنالیا۔ ہماری شادی غمی کی تمام رسوم ورواج کا محور اور مرکز مکہ اور مدینہ ہونا چاہیے تھے جبکہ وہ گورداسپور اور امرتسر ہیں۔ ہم دین کے نام پر ہر وہ چیز اختیار کر رہے ہیں جن سے اللہ کے نبی ﷺ نے روکا تھا۔ تحقیق کا کام تو بالکل ختم ہو کر رہ گیا ہے بس ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہے کہ ہمارے بڑے کیا کرتے رہے تھے وہی ہم نے کرنا ہے چاہے انہوں نے جس مرضی مقصد کی خاطر وہ کام کیا ہو۔

اس کی مثال بالکل اسی بہو کی طرح ہے جس کی ساس نے ایک بلی پالی ہوئی تھی جس کو وہ روز دودھ ڈالتی تھی، ایک دن اس کے بیٹے کی شادی تھی تو شادی کی گہما گہمی میں وہ بلی کے برتن میں دودھ ڈالنا بھول گئی اور بیٹے کی برات میں چلی گئی۔ واپسی پر جب دلہن کے ہمراہ گھر کی دہلیز پر قدم رکھا تو اچانک یاد آیا کہ اوہ آج صبح سے میری بلی بھوکی ہے اور شادی کی گہما گہمی میں میں اسے دودھ ڈالنا بھول گئی تھی۔ تو فوراً بالکل اسی وقت جب کہ دلہن گھر کے اندر داخل ہو رہی تھی وہ عورت (یعنی دولھے کی والدہ) کہنے لگی ایک منٹ ٹھہر جاؤ پہلے میں اپنی بلی کو دودھ تو ڈال دوں۔ اب بہو نے جب یہ دیکھا کہ میرے گھر میں داخل ہونے سے پہلے میری ساس نے بلی کو دودھ ڈالا ہے لہذا غالباً یہاں کی رسم ہو گی لیکن اس نے پوچھا نہیں کیونکہ ہمارے ہاں بڑوں کو بس دیکھتے ہیں پوچھتے نہیں اور اس نے بھی وہی چیز ذہن میں بٹھا لی کہ جب گھر میں دلہن پہلے دن داخل ہو گی تو اس سے پہلے بلی کو دودھ ڈالیں گے تب دلہن گھر میں اندر داخل ہو گی۔

بالکل بلی کو دودھ ڈالنے والی کی طرح آج ہمارا حال تو بالکل ان لوگوں جیسا ہو گیا ہے کہ جو مکے میں اللہ کے نبی ﷺ کی مخالفت کرتے تھے اور بہانہ صرف یہ تھا کہ ہم اپنے باپ دادا کو اس

دین پر چلتے دیکھ رہے ہیں لہذا وہ غلط تھے یا صحیح تھے ہمیں نہیں پتہ۔ہم تو اپنے آباؤ اجداد کا دین نہیں چھوڑیں گے ان کے بارے میں قرآن مجید میں ہے کہ اے نبی ﷺ ان سے کہہ دیں کہ اگر ان کے باپ دادا عقل نہیں رکھتے تھے تو کیا یہ بھی عقل نہیں رکھیں گے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَآ أَنزَلَ اللهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۚ أَوَلَوْ كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُونَ

اور جب انھیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس دین کی طرف جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور آؤ رسول کی طرف، تو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے تو بس (طرز زندگی) کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔کیا باپ دادا ہی کی تقلید کیے چلے جائیں گے خواہ وہ کچھ علم نہ رکھتے ہوں اور راہ راست کی انھیں بھی خبر نہ ہو؟۔(المائدۃ:104)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَآ أَنزَلَ اللهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَٰنُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ

اور جب انھیں کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اس دین کی جو اللہ نے نازل فرمایا ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس دین کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔تو کیا یہ انھیں کی روش پر چلیں گے؟ خواہ شیطان انھیں (ان کے باپ دادا کو) بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا رہا ہو۔(لقمان:21)

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَآ إِبْرَٰهِيمَ رُشْدَهُۥ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِۦ عَٰلِمِينَ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦ مَا

هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۔ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ. قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

ہم نے ان (موسیٰ وھارون) سے پہلے ابراھیمؑ کو بھی رہنمائی دی تھی اور ہم اس کی خبر رکھنے والے تھے۔(وہ وقت یاد کرو) جب ابراھیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا: یہ مورتیاں کیسی ہیں جن کے تم گرویدہ ہو رہے ہو؟ انھوں نے جواب دیا:''ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے پایا ہے۔'' ابراھیمؑ نے کہا: تم بھی گمراہ اور تمھارے باپ دادا بھی صاف صاف گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔(الانبیاء:54-51)

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۔ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۔ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ

پھر ان سب کا لوٹنا جہنم کی طرف ہوگا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا اور انہی کے نقش قدم پر دوڑتے جا رہے ہیں۔''(الصافات:70-68)

دین تو آج سے چودہ سو سال پہلے اُس وقت ہی مکمل ہو گیا تھا جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے الیوم اکملت لکم دینکم والی آیت مبارکہ نازل فرمائی تھی کہ آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تمھارے لیے اسلام کو ہی بطور دین پسند کیا ہے۔اور فرمایا

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور طریق زندگی اختیار کرنا چاہے اس کا وہ طریقہ

ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں ناکام ونامراد رہے گا۔ (آل عمران:85)

اپنی خواہشات پر چلنے اور صحیح دین کو چھوڑنے کے لیے ایک اور وجہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کو ایسے دیکھتے آئیں ہیں تو کیا وہ پاگل تھے اور ہم تو اسی دین پر چلیں گے جس پر وہ تھے۔ تحقیق کا کام تو ہم نے بالکل چھوڑ دیا ہے حالانکہ اگر ہم بازار سے کوئی بھی چیز خریدنے جاتے ہیں تو اچھی طرح دیکھ بھال کر پہلے دکاندار کی شرافت اور دیانت کا پتہ کرتے ہیں اور پھر چیز کے خالص ہونے کا اندازہ لگاتے ہیں۔ لیکن دین کے معاملے میں جو مرضی جہاں سے مرضی ملے لے لیتے ہیں اور نام اپنے والدین کا لگا دیتے ہیں کہ ان کو ایسے ہی دیکھا ہے۔ حالانکہ دنیا کے کسی بھی قانون میں کسی نے کبھی نہیں کہا کہ میں اس قانون کو نہیں مانتا، میں اس سائنسی نظریے کو نہیں مانتا کیونکہ میرے والد صاحب نہیں مانتے تھے۔

اس کے جواب میں ارشاد ربانی ہے

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّبِعُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا بَلۡ نَتَّبِعُ مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوۡ كَانَ الشَّيۡطٰنُ يَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ

اور جب انھیں کہا جاتا ہے کہ پیروی کر اس دین کی جو اللہ نے نازل فرمایا ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس دین کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ تو کیا یہ انھیں کی روش پر چلیں گے؟ خواہ شیطان انھیں (ان کے باپ دادا کو) بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا رہا ہو۔ (لقمان:21)

رہی بات اللہ کے نبی ﷺ سے محبت کی تو قرآن نے اس کا معیار بھی بتا دیا کہ کون نبی ﷺ سے محبت کرتا ہے، نبیؐ سے محبت کا طریق کیا ہے اور کون اپنی مرضی کے اعمال کر کے اپنی جان سے دشمنی لیتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ

اے رسول (ﷺ) کہہ دیجیے کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ معاف کر دے گا۔ (اس لیے کہ) اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔ کہہ دیجیے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر وہ پھر جائیں (مرتد ہو جائیں) تو بے شک اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔ (آل عمران:32-31)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ.

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔ (الحجرات : 1)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰىۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔاؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ

بلا شبہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، لوگوں کو اللہ کے راستے (دین) پر چلنے سے روکا اور رسولؐ کی مخالفت کی، اس کے بعد کہ ان کے پاس ہدایت پہنچی۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ عن قریب اللہ ان کے تمام اعمال برباد کر دے گا۔ (محمد: 32)

میرے بھائیو اعمال کی قبولیت کے لیے ان کا سنت نبویؐ سے ثابت ہونا بہت ضروری ہے ورنہ، دنیا میں اپنی سمجھ کے مطابق نیک اعمال کرنے کے باوجود قیامت والے دن ہمارا نامہ اعمال خالی ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔ (محمد: 33)

دیہاتی لوگ کہتے ہیں ہم ایمان والے ہیں۔ آپ (ﷺ) ان سے کہہ دیجیے کہ تم ایمان نہیں لائے، بلکہ یوں کہہ لو کہ ہم مسلمان ہیں کیونکہ ایمان بھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال کے اجر میں کچھ بھی کمی نہ کرے گا۔ بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ (الحجرات: 3 3)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں فیصلہ کر دیں تو پھر انہیں اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے۔ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ واضح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔ (احزاب: 36)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (انفال: 46)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اپنے امیر کی

اطاعت کرو۔ پس اگر کسی بات میں تمھارا جھگڑا ہو جائے تو اس (متنازعہ معاملہ) کو اللہ اور رسولؐ کی طرف لے آؤ، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہو۔ یہ بہت بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔ (النساء:59)

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا . وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا. رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا

جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے، اس وقت وہ کہیں گے: کاش! ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ (مزید) کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی تو انہوں نے ہمیں صراط مستقیم سے ہٹا دیا۔ اے ہمارے پروردگار! تو انھیں دوگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت فرما۔ (الاحزاب:68-66)

اور ایک اہم بات کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی ذات مبارکہ کی قسم اٹھا کر ہمیں واضح کر دیا ہے کہ اگر ہمارے سامنے اللہ کے نبیؐ کا کوئی حکم یا فیصلہ آجائے اور ہم بوجوہ اس کو ماننے میں لیت و لعل سے کام لیں۔ اور اس ضمن میں اپنے بڑوں بڑوں کے نام لینے شروع کر دیں کہ ہم فلاں کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں۔ تو اللہ فرماتے ہیں کہ ہم مومن ہی نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے فیصلوں میں نبیؐ کو منصف نہ مان لیں۔ قرآن مجید میں

ارشاد ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(اے نبیؐ) آپ کے رب کی قسم! یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ آپس کے اختلافات میں آپ کو فیصل (منصف) نہ مان لیں۔ پھر جو آپ فیصلہ دیں اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور (دل و جاں) سے تسلیم کر لیں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔ (النساء: 65)

وَيَقُولُونَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ

وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت کی، پھر ان میں سے ایک جماعت اس کے بعد پھر جاتی ہے۔ یہ لوگ مومن ہیں ہی نہیں۔ (النور:47)

وَاِذَا دُعُوٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ. وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِينَ . اَفِيْ قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوٓا اَمْ يَخَافُونَ اَنْ يَّحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ

جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف ان کو بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان

فیصلہ کردیں تو ان میں سے ایک جماعت منہ موڑنے والی ہوتی ہے۔ اگر فیصلہ ان کے حق میں جاتا ہو تو پھر اس کی طرف مطیع وفرمانبردار بن کر آ جاتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا وہ شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں؟ یا انھیں اس بات کا خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی کریں گے؟ بلکہ یہ لوگ خود بہت بڑے بے انصاف ہیں۔(النور:50-48)

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

مومنوں کی بات تو یہ ہوتی ہے، جب انھیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو وہ کہتے ہیں ''ہم نے سن لیا اور ہم نے مان لیا'' ، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں (النور:51)

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا

اور جو شخص رسولؐ کی مخالفت کرے، باوجود اس کے کہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو، اور مومنوں کی راہ کے علاوہ کسی اور راہ پر چلے تو اسے ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود چل پڑا۔ اسے جہنم میں جھونک دیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔(النساء :115)

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

اور جو رسول ؐ تمہیں دے دیں (حکم دیں) وہ لے لیا کرو اور جس سے منع کریں اس سے منع ہو جایا کرو۔ اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالی بڑا سخت عذاب دینے والا ہے۔ (الحشر:7)

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا. لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا

اور جس دن ظالم انسان ہاتھ چبائے گا اور کہے گا: کاش! میں نے رسول کا ساتھ دیا ہوتا (یعنی ان کی بات مانی ہوتی)۔ ہائے افسوس! کاش! میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے تو مجھے نصیحت آ جانے کے بعد گمراہ کر دیا۔ شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔ (الفرقان:29-27)

میرے بھائیو قیامت والے دن ہر بندہ اپنے اپنے پیشوا اور امام کے ساتھ ہی اٹھایا جائے گا جن کی وہ بات مانتا رہا اور پیروی کرتا رہا۔ اور جو اللہ کے رسول ﷺ کی بات مانتا رہا وہ خوش قسمت آپؐ کے ساتھ ہی اٹھایا جائے گا۔

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰۤـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۤـئِكَ رَفِيۡقًا ‏ ذٰ لِكَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيۡمًا

اور جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے (یعنی) انبیا، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اور یہ بہت ہی اچھا ساتھ ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ کافی ہے علم رکھنے والا۔ (النسا:70-69)

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَخۡشَ اللّٰهَ وَيَتَّقۡهِ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے، اللہ سے ڈریں گے اور اس (عذابوں) سے ڈرتے رہیں گے۔ یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ (النور 52)

وَمَا جَعَلۡنَا الۡقِبۡلَةَ الَّتِىۡ كُنۡتَ عَلَيۡهَآ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ يَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ مِمَّنۡ يَّنۡقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيۡهِ‌ؕ وَاِنۡ كَانَتۡ لَكَبِيۡرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيۡنَ هَدَى اللّٰهُ‌ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيۡعَ اِيۡمَانَكُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ

جس قبلہ کی طرف تم پہلے (چہرہ کرکے نماز پڑھا کرتے) تھے، اس کو ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنی

ایڑیوں پر پھر (کر مرتد ہو) جاتا ہے۔ گو یہ کام مشکل ہے مگر جنھیں اللہ نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں)۔ اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان (نماز) ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔ (البقرۃ:143)

قُلْ يَٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ

(میرے رسولؐ!) کہہ دیجیے کہ اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو (زیادتی) نہ کرو اور ان لوگوں کے تخیلات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور اکثر لوگوں کو بھی گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔'' (المائدہ:77)

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ

اور بے شک ہم نے اکثر جنوں اور انسانوں کو جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ کیونکہ ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں، ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے پاس کان تو ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔ ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ (الاعراف:179)

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ

اور وہ (دوزخ میں جانے والے) کہیں گے: ''کاش! ہم سنتے یا عقل سے کام لیتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے۔'' پس اس طرح وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیں گے۔ لعنت ہے ان دوزخیوں پر۔'' (الملک:11-10)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ. وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ . اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ . وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اسے سن کر مت پھرو اور ایسے لوگوں کی طرح مت ہوجانا جنھوں نے کہا: ''ہم نے سن لیا'' حالانکہ وہ سنتے نہیں۔ اللہ کے ہاں سب سے بدتر جانور وہ بہرے گونگے ہیں جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ اگر اللہ تعالی ان میں کوئی بھلائی محسوس کرتا تو ضرور ان کو سنا دیتا۔ اگر ان کو سنا دیتا تو بھی یہ لوگ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔ اے ایمان والو! اللہ اور رسول کا حکم مانو جب بھی وہ تمھیں ایک ایسے کام (جہاد) کی طرف بلائیں جس میں تمھاری زندگی ہے۔ جان لو کہ اللہ تعالی

بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور بے شک اسی کی طرف تم اکھٹے کیے جاؤ گے۔" (الانفال:24-20)

اب منا چونکہ گھر میں تھوڑا لاڈلا بھی تھا اس لیے ابھی تک سارے اس کا لحاظ رکھ رہے تھے

انہوں نے پوچھا کہ اب تم چاہتے کیا ہو کہ ہم یہ ساری رسمیں ختم کر دیں۔ تو منے نے کہا کہ جب اپنے منہ سے اقرار کر رہے ہیں کہ ان رسومات کا قرآن وحدیث کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تو اپنے اوپر کیوں پریشانیاں ڈالی ہوئی ہیں۔ اپنا قیمتی مال اور وقت نیکی سمجھ کر برباد کر رہے ہیں جبکہ ہمارے کھاتے میں صرف اور صرف گناہ ہی لکھے جا رہے ہیں۔

میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ ہمارا حال بھی قیامت والے دن ان لوگوں میں سے نہ ہو جائے جن کے بارے میں قرآن مجید میں سورہ الکھف آیات 106-103 میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا .الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا . ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوٓا اٰيٰتِي وَرُسُلِي هُزُوًا

(میرے رسول ﷺ) ان سے کہہ دیں کہ کیا ہم تمھیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام ونامراد لوگ کون ہیں؟ وہ (لوگ) ہیں کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری

کوشش اور محنت ضائع ہوگئی اور وہ خیال کرتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کرر ہے یں۔وہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کی ملاقات کا یقین نہ کیا۔اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے اور قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن نہیں کریں گے۔ان کی جزا جہنم ہے،اس انکار کی وجہ سے جوانھوں نے کیا اور اس مذاق کی پاداش میں جو وہ میری آیات اور میرے رسولوں کے ساتھ رہے۔(الکھف 103-106)

سرور کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

من احدث فی امرنا ھذا فھو رد

جس نے دین کے معاملے میں کوئی نئی چیز ایجاد کی اسے رد کر دیا جائے گا۔(متفق علیہ)

مزید ارشاد نبوی ہے

ایاکم و محدثات الامور کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالہ

دین میں نئی نئی رسموں سے بچو۔ ہر نئی رسم بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔(احمد، ابوداؤد،ترمذی،ابن ماجہ)

اب میں آپ کو وہ واقعہ بتاتا ہوں کہ جس نے مجھے اپنی حالت بدلنے پر مجبور کیا

مجھے ایک ایسا دوست ملا کہ جس نے مجھے بتایا کہ تم کیسے دین پر چل رہے ہو جس کی کوئی بنیاد ہی نہیں

ہے تمہارا دین تو لچک کی طرح ہے جہاں سے مرضی کھینچ لو جدھر مرضی لے جاؤ، کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے۔ میں بڑا حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس اس بات کی کیا دلیل ہے کہ ہم لوگ اندھا دھند بغیر تحقیق کے ہر بات پر عمل کرتے ہیں۔ اس نے مجھے ساتھ لیا اور کہا کہ میں تمہیں اس کا ثبوت فراہم کرتا ہوں۔ میرے ساتھ آؤ چنانچہ میں اس کے ساتھ ہولیا۔

وہ مجھے لے کر ایک جنازہ میں گیا جہاں پر میں نے دیکھا نماز جنازہ کے بعد عورت کی میت کے اوپر چار افراد نے مل چادر پکڑی ہوئی تھی۔ تو اس نے ان کے قریب جا کر ذرا اونچی آواز سے کہا کہ بھائی صاحب عورت کی میت کے اوپر جو چادر ہے وہ چار نہیں چھ افراد مل کر پکڑتے ہیں اب ہوا کیا، فوراً دو بندے آگے بڑھے اور درمیان سے انہوں نے بھی چادر پکڑ لی۔ پھر دفنانے کے بعد قبر پر کلمہ لکھنے لگے تو اس دوست نے کہا کہ سورہ یسین لکھنے کا بہت اجر ہے۔ اب وہ پریشان ہو گئے کہ قبر میں جگہ کم ہے اور سورۃ کس طرح لکھی جائے اس کا حل انھوں نے یہ نکالا کہ پرنٹ شدہ منگوا کر اس کی قبر میں دفن کر دی جائے۔ اب اُس دوست نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ میں تمہیں یہی دکھانا چاہتا تھا کہ تم لوگوں کی دین کی کوئی بنیاد نہیں ہے اب یہاں کسی نے نہیں پوچھا کہ بتانے والا کون ہے کیا یہ مسئلہ حدیث کا ہے یا قرآن کا، کون سی کتاب میں لکھا ہے حتیٰ کہ بتانے والے کا چہرہ بھی نہیں دیکھا اور فوراً چار کی بجائے چھ افراد نے مل کر چادر پکڑ لی۔ اور سورۃ یٰسین منگوانے کے لیے بندہ بھی بھیج دیا۔

اس کے بعد وہ مجھے لے کر ایک جگہ رسم قل میں گیا جہاں پر کھجوروں کی گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں ۔ اس نے کہا یار کھجوروں کی گٹھلیاں تو 12,12 کی تعداد میں رکھتے ہیں اور کراس بنا کر رکھتے ہیں۔

چنانچہ پھر کیا تھا سب لوگ بالکل اسی طرح کرنے لگے تو وہ میری طرف دیکھنے لگا جبکہ میں اس سے نظریں چرانے لگا۔

پھر مجھے لیکر ایک محفل میں چلا گیا اور وہاں جا کر ان سے کہا کہ درود ''چشم ماہی'' اور درود ''نورانی نور'' پڑھا کرو اس کی ساڑھے اڑھائی کروڑ نیکیاں ملتی ہیں بس پھر کیا تھا ایک دو بندوں نے فوراً اس سے سیکھنا شروع کر دیا۔ انہوں نے اس بات پر بھی غور کرنا گوارا نہیں کیا کہ ساڑھے اڑھائی کروڑ کا کیا مطلب بنتا ہے۔

پھر بولا کہ منے تمہارے دین کی تو یہ بنیاد ہے جو تم نے آج دیکھی ہے یہ تو دو تین مثالیں ہیں اگر تم چاہو کہ آج کے دن میں نے اپنے دین میں چالیس نئی نئی چیزیں ڈال کر سونا ہے تو چالیس کیا ایک سو چالیس بھی ڈالتے جاؤ جس چیز کا جتنا مرضی اجر و ثواب بتاتے جاؤ اگر کوئی تم سے کوئی دلیل پوچھ جائے تو بتانا۔ بلکہ جتنے زیادہ قرآن حدیث کے خلاف مسئلے بتاؤ گے تم مجدد ہی کہلاؤ گے۔ اور جس طرح عیسائیوں اور یہودیوں کی ہر چیز بدلی ہوئی ہے بالکل اسی طرح ہمارا دین بھی ایک ایسا مکسچر بن گیا ہے کہ اصلی ڈھونڈنا مشکل ہو گیا ہے بلکہ اس کی حالت تو کچی لسی سے بھی زیادہ خراب ہو گئی ہے کہ جس میں کسی تناسب سے ہی پانی ڈالا جا سکتا ہے اس کے بعد دودھ اپنا رنگ چھوڑ دیتا ہے جبکہ تمہارے دین میں تو جو مرضی روزانہ کہ ایک ہزار نئی بدعتیں شامل کر لو۔ کوئی یہ نہیں سوچتا کہ آج سے چند سال پہلے تو یہ نہیں تھی آج کہاں سے تشریف لے آئی۔ بدعات کی تعداد اتنی زیادہ ہو چکی ہے کہ اب کوئی اگر اور جو کوئی قران و حدیث کی سچی اور کھری بات بتاتا ہے تو وہ بالکل عجیب لگتی ہے اور نئی نئی لگتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم قرآن پر غور نہیں کرتے۔ ارشاد ربانی ہے۔

افلا یتدبرون القرآن
توکیا لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں۔؟ (محمد:24)

حالانکہ اصل اور سیدھا راستہ وہی ہے جو اللہ کے نبیؐ نے بتلایا۔ اور جس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ
اور یہ بھی کہہ دیجیے کہ یہی میری سیدھی شاہراہ ہے۔ سو اسی پر چلو اور دوسری پگڈنڈیوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے۔ اس (سب) کا (اللہ) نے حکم دیا ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ (الانعام:154)

میرے محترم برادران دنیا چند روزہ ہے۔ آیئے غور کریں کہ آج ہمارے عقائد و اعمال کیا قرآن و حدیث کے عین مطابق ہیں یا عین مخالف، کیونکہ قیامت والے دن انہی اعمال کا وزن ہوگا جو کے اللہ کے حکموں اور اللہ کے پیارے نبی ﷺ کے پیارے پیارے طریقوں پر چل کر کیا ہوگا۔ ورنہ خسارہ اور خسارہ ہی ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ کھلے دل سے روز روشن کی طرح واضح حقائق کو تسلیم کرلیں۔ یہ نہ ہو کہ شیطان ہمیں فرقہ پرستی کے دھوکے میں ڈال کر اور مختلف قسم کے حیلوں بہانوں سے ہمارے اعمال ضائع کروا کر (خدانخواستہ) ہمیں کہیں جہنم میں نہ لے جائے۔

گناہ کی نسبت بدعت میں ایک اور خطرناک بات بھی پائی جاتی ہے۔ وہ یہ کہ گناہ کرنے والا

گناہ گار کبھی نہ کبھی سوچ بھی سکتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی گناہوں میں گذاری ہے اور اب اپنے رب کو کیا منہ دکھاؤں گا اور وہ گناہوں سے توبہ کر سکتا ہے اور اکثر کر بھی لیتا ہے۔لہذا ایک گناہ گار بندے کے توبہ کرنے کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔لیکن ایک بدعتی کو توبہ کی توفیق ہی میسر نہیں آتی (الا ماشاءاللہ)۔وہ اس لیے کہ وہ اپنے اعمال کو نیک اعمال ہی سمجھتا رہتا ہے۔اور جو بندہ اپنے اعمال کو نیک اور اچھے عمل ہی سمجھتا رہے۔وہ توبہ کیونکہ کر سکتا ہے۔لہذا شیطان یہ سوچتا ہے کہ یار بندے کو کسی واضح گناہ میں ڈالنے کے بجائے کسی ایسے گناہ میں ڈالو کہ جس کو وہ نیکی سمجھتا رہے اور اس کی عمر برباد کر کے اسے جھنم کا ایندھن بناؤ۔اور شیطان کوشش کرتا ہے کہ انکے اعمال کو ان کے سامنے مزین کر کے پیش کرے۔

آخر میں اس دعا کے ساتھ کہ اے اللہ ہمیں روز قیامت جب حشر کی گرمی ہوگی تو اپنے محبوب ؐ کے ہاتھوں جام کوثر عطا فرما۔نہ کہ درج ذیل حدیث کے مطابق ہمارا حال یہ ہو کہ اللہ کے نبی ﷺ ہمارے بارے میں فرمادیں

سُحقاً سُحقاً لِمَن غَيَّرَ بَعدِی
دور لے جاؤ ان کو، دور لیجاؤ ان کو (میری نظروں سے) جنھوں نے میرے بعد میرے دین کو بدل لیا۔

پوری حدیث درج ذیل ہے

عن سهل بن سعد رضى الله عنه قال قال النبى : ((انى فرطكم على الحوض ،

قال ابو حازم فسمعنی النعمان ابن ابی عیاش فقال: اھکذا سمعت من سھل؟ فقلت: نعم،فقال: اشھد علیٰ ابی سعید نِ الخدری رضی اللہ عنہ لسمعتہ وھو یزید فیھا: ((فاقول: انھم مِنی، فیقال: انک لا تدري ما احدثوبعدک، فاقول: سحقا سحقا لمن غیر بعدی)

سیدنا سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا، جوشخص میرے پاس سے گزرے گا وہ پانی پیے گا اور جو پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ پھر میرے پاس کئی گروہ آئیں گے، جنھیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے۔ (لیکن) اچانک میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔''

(حدیث کے ایک راوی) ابو حازم کہتے ہیں: ''جب یہاں تک مجھ سے یہ روایت (ایک راوی) نعمان بن ابی عیاش نے سنی تو پوچھنے لگے: ''کیا آپ نے سہل سے یہ ایسے ہی سنی ہے؟'' ابوحازم کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ''ہاں'' تب وہ (نعمان بن ابی عیاش) کہنے لگے: ''میں ابوسعید خدریؓ کے پاس موجود تھا، انھوں نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا): 'پھر میں کہوں گا: ''یہ تو میرے ہیں۔'' تب

...وں کے پیرے بعد دین میں تبدیلیاں ہیں۔

اللہ ہمیں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ۔ یارب العلمین

وماتوفیقی الا باللہ